Digitized By Khilafat Library Rabwah

موعود بیٹا

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا شیریں کلام

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دِن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دِل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مِری ہر بات کو تُو نے جلا دی
مِری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
مِری ہر پیشگوئی خود بنا دی
ترِی نسلاً بعیدًا ابھی دکھا دی
جو دی ہے مجھ کو وہ کِس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خلافت لائبریری ربوہ

تبلیغ ۱۳۶۵ ہش
فروری ۱۹۸۶ء

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

تبلیغ ۱۳۶۵ ہش فروری ۱۹۸۶ء

ماہنامہ خالد ربوہ

شمارہ : ۴ جلد : ۳۳

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

نائبین: منیر احمد منوّر
محمد عثمان شاہد
عبدالقدیر قمر

قیمت سالانہ : 25 روپے

ماہانہ : 2 روپے 50 پیسے

ممالک بیرون : 150 روپے

اس شمارہ میں

پبلشر: مبارک احمد خالد پرنٹر: سید عبدالحیٔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۸۳۰ کتابت: محمود انور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اداریہ

وہ زندہ ہے وہ زندہ رہے گا

فروری کا مہینہ تاریخِ احمدیت میں ایک خاص شان اور عظمت کا حامل ہے اس مہینہ کے ساتھ ایک ایسی یاد وابستہ ہے جو کبھی ہمارے دلوں سے محو نہیں ہو سکتی وہ یاد کوئی بھولنے والی یاد نہیں بلکہ اپنے دامن میں ہمیشہ کی تازگی اور حُسن لیے ہوئے ہے۔ ہاں وہ ایسی یاد ہے جو اپنی مہک سے دلوں کو معطر کرتی رہے گی

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے خبر پاکر ایک پیشگوئی شائع کی جس میں آپکو ایک عظیم الشان اور غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل بیٹا عطا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس پیشگوئی پر ابھی تین سال بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ اس موعود بیٹے نے جنم لیا اور پیشگوئی کے مطابق وہ تیزی سے بڑھا اور مطلع عالم پر مہرِ تاباں کی طرح چمکنے لگا۔ دنیا کے کناروں تک اس کی شہرت جا پہنچی۔ اس نے بنی نوع انسان کو آبِ حیات پلایا اور لاتعداد تشنہ روحوں کی سیرابی کا موجب بنا۔ اس موعود بیٹے نے احمدیت اور دینِ حق کی تاریخ میں وہ عظیم اور لافانی کردار ادا کیا جس کا اعتراف اسکے مخالف بھی برملا کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔

وہ واقعی ایک رحمت کا نشان تھا جو حضرت بانی سلسلہ کو عطا کیا گیا۔ وہ ایک آسمانی تحفہ تھا جس کی رعنائی اور حسن و جمال ہمیشہ احمدیت کے لیے طرۂ امتیاز رہے گا۔ ہاں یقیناً حضرت مصلح موعود کا شمار ان ممتاز ابنائے آدم میں ہوتا رہے گا جو سینکڑوں سال بعد افقِ انسانیت پر طلوع ہوتے اور اپنے نور کی ضیاء پاشی سے تاریک سینوں کو منور کر دیتے ہیں۔

۲۰ فروری کو اس پیشگوئی پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ مگر خدا کا یہ عالمگیر نشان آج بھی اسی طرح تاباں اور درخشندہ ہے جس طرح حضرت مصلح موعود کی زندگی میں روشن اور رخشاں تھا۔ یہ نشان کسی ایک نسل یا قوم سے وابستہ نہیں بلکہ اس نشان کے ثمرات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور تا قیامت آنیوالے لوگ اس نشان کی برکات سے حصّہ پاتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

مصلح موعود کا مشن زندہ ہے آپ کا چلایا ہوا قافلہ غلبہ کی شاہراہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ آپ کے مقاصد کو پورا کرنے کا کام خدا نے اسی جیسی ایک بیقرار روح کے سپرد کیا ہے جو اپنا تن من دھن اور جماعت کا ذرّہ ذرّہ اس راہ میں جھونک دینے کا عزم رکھتی ہے ——— پس جس کی ایسی باوفا ظاہری اور روحانی اولاد موجود ہو جس کے لاکھوں نام لیوا اس کے ایک اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوں اسکو کیسے مردہ کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً وہ زندہ ہے۔ اسکی یاد اور اس کا پیغام زندگی بخش ہے۔ اس کا لفظ لفظ مردہ روحوں کے لیے شربتِ وصل و بقا ہے ——— بے شک وہ صرف گوشت پوست کا ایک انسان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نہ تھا بلکہ ایک نظریہ، ایک عزم، ایک خواہش اور ایک اُمنگ کا نام تھا۔ ایک ایسی آرزو جو موت اور فنا کے تصوّر سے پاک ہے۔

حضور خود فرماتے ہیں:

"میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو میں مرجاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا ..... خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی بُرا سمجھیں بہر حال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام (دینِ حق) کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔"

اے مظفر تجھ پر سلام۔ تُو نے سچ کہا تھا تاریخ زبانِ حال سے شہادت دے رہی ہے کہ تیرا نام اور تیرا کام زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اِک دن دیکھنا (حضرت مصلح موعود)

ملّتِ احمدؐ کے ہمدردوں میں غم خواروں میں ہوں
بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

فخر ہے مجھ کو کہ میں ہوں خدمتِ سرکار میں
ناز ہے مجھ کو کہ اس کے ناز برداروں میں ہوں

سر میں ہے جوشِ جنوں دل میں بھرا ہے نورِ علم
میں نہ دیوانوں میں شامل ہوں نہ ہشیاروں میں ہوں

شاہدوں کی کیا ضرورت ہے کسے انکار ہے
میں تو خود کہتا ہوں مولیٰ میں گنہگاروں میں ہوں

حملہ کرتا ہے اگر دشمن تو کرنے دو اسے
وہ ہے اغیاروں میں میں اس یار کے یاروں میں ہوں

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

اہلِ دنیا کی نظر میں خواب و غفلت میں ہوں میں
اہلِ دل پر جانتے ہیں یہ کہ بیداروں میں ہوں

مدتوں سے مر چکا ہوتا غم و اندوہ سے
گر نہ یہ معلوم ہوتا میں ترے پیاروں میں ہوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبرکات

دعوتِ اسلام کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور دراز ممالک کیطرف سفر

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :

"اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی۔ اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو گیا۔ اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئتِ اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہو گئے اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے اور ان کی پیشانی کے نقشوں میں محبتِ مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے۔ اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کیلئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوتِ اسلام کے لیے ممالک شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے۔ اور ملّتِ محمدیہ کی اشاعت کے لیے بلادِ جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا اور ان کی عقلیں علومِ الٰہیہ میں منوّر ہوئیں اور ان کے قوائے فکریہ اسرارِ ربّانیہ کے سمجھنے کے لیے باریک ہو گئیں اور نیک باتیں بالطبع انکو پیاری لگنے لگیں اور بدباتوں اور گناہوں سے بالطبع ان کو نفرت پیدا ہوئی۔ اور رُشد اور سعادت کے خیموں میں وہ اتارے گئے بعد اس کے جو بتوں پر پرستش کے لیے سرنگوں تھے اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ ودو میں کوئی دقیقہ اسلام کیلئے اُٹھا نہ رکھا یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۳۰، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱ تا ۴۳)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو جلاتا ہے اندھیروں میں صداقت کے چراغ

اللہ تعالیٰ کی صفات قادر، قدیر اور مقتدر پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے

۳ تین معرکۃ الآراء خطبات

خلاصہ خطبہ جمعہ ۳ر جنوری ۱۹۸۶ء

حضور نے قریباً دو سال قبل صفاتِ الٰہیہ کے متعلق خطبات کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا اسی تسلسل میں حضور نے ۱۹۸۶ء کا پہلا خطبہ جمعہ خدا تعالیٰ کی صفات قادر، قدیر اور مقتدر کے بارہ میں ارشاد فرمایا

حضور نے لفظ قدیر کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہوئے اس صفتِ الٰہی کے مختلف پہلوؤں کی بصیرت افروز تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قدیر اس ذات کو کہتے ہیں جو فیصلہ کرتی ہے اور فیصلہ کی ذاتی قدرت رکھتی ہے۔ اس صفت کا مظہر بننے کیلئے ضروری ہے کہ مومن فیصلہ کرنے کی قوّت بڑھائے اور جب بھی کسی دوراہے پر کھڑا ہو تو ایسے اصولوں سے واقف ہو جن کے نتیجہ میں وہ کسی قطعی فیصلہ پر پہنچ سکے۔

قدیر کے ایک معنی یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ مستقلاً رزق کی تقسیم کا نظام جاری کرنے والا ہے اور اس پر عمل کروانے والا ہے۔ چونکہ اس کا اقتدار سے بھی تعلق ہے۔ اس لیے خدا کے مومن بندے جب اقتدار پکڑتے ہیں تو وہ صفت قدیر کو اپناتے ہوئے خدا کی منشاء کے مطابق رزق تقسیم کرتے ہیں۔

قدیر کے ایک معنی پہچاننے کے بھی ہیں پس قدیر خدا اپنے بندے کو خوب اچھی طرح پہچانتا ہے اور اس کی صفات سے واقف ہے اس لحاظ سے اس کا علم سے بھی تعلق ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں کئی جگہ علیم اور قدیر کو اکٹھا بیان کیا گیا ہے۔

قدیر ایسی ذات کو بھی کہتے ہیں جو پہلے ایک ماڈل بنائے اور پھر اس کے مطابق دوسری چیزیں بنانا شروع کردے۔ مومنوں کو بھی یہ چاہیئے کہ وہ ایک چیز کی اتفاقی پیدائش پر اکتفا نہ کریں بلکہ نئے نئے ڈیزائن اور ماڈل دنیا کو دیں

قدیر کے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے لیے وقت معین کیا اور معاملہ سدھارنے کیلئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اچھی طرح سوچ بچار سے کام لیا۔ پس جماعت کو زندگی کے ہر پروگرام کو معین کرنا چاہیئے اور اس کا وقت مقرر کرنا چاہیئے اور کام کرنے سے پہلے اپنی سکیم اور پلاننگ کو مکمل کیا جائے۔

قدر کے ایک اور معنی توازن کے بھی ہیں اس لیے ہمیں قدیر خدا کی تمام تخلیقات میں حیرت انگیز توازن نظر آتا ہے پس آپ بھی اپنی ذات کو متوازن بنائیں کیونکہ اس کے بغیر کامل نشوونما نہیں ہو سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ کام پر قدرت پانا ہی انسان کو قدیر نہیں بناتا بلکہ اس قدرت کو دوسروں میں پیدا کرنے کی اہلیت بھی صفت قدیر کا حصہ ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو اپنی صفاتِ حسنہ اپنے بچوں اور اہل و عیال کے علاوہ اپنے دوستوں اور ماحول میں بھی جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تب آپ صحیح معنوں میں صفت قدیر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء

۱۰ جنوری کو حضور نے صفات قدیر، قادر اور مقتدر کا باہمی فرق واضح فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ قدیر میں زیادہ عمومیت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں بھی تخلیقِ عام کا ذکر ملتا ہے وہاں عموماً قدیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے لیکن صفتِ قدیر کا حوالہ دیگر قدرت کی نئی جلوہ نمائی کیلئے قادر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح جہاں عام تقدیر کے علاوہ خاص جلوہ دکھانا مقصود ہو اور انسان کو بیدار کرنے کی ضرورت ہو وہاں بھی قادر کا لفظ آتا ہے۔ مگر مقتدر کا لفظ عموماً وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں مقابلہ کا معنی پایا جاتا ہو مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین پر غلبہ کے بیان کے لیے زیادہ تر مقتدر کی صفت لائی گئی ہے۔ حضور نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے مختلف اقتباسات سے خدا تعالیٰ کی صفت قادر کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

حضور نے لفظ قدیر کے معنی کے ضمن میں ایک نئے مضمون کا تفصیل سے ذکر فرمایا جو گزشتہ خطبہ جمعہ کے دوران کشفاً خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا اور پھر بعد میں تفصیل سے سمجھایا تھا۔ وہ یہ ہے کہ قدّرہ کے ایک معنی علّمہ کے بھی ہیں۔ اس سے خاص طور پر وہ خاموش تعلیم مراد ہے جو خدا نے فطرت میں ودیعت کی ہے اسی سے تقدیر خیر و شر کا مضمون بھی نکلتا ہے۔ جو ایک اٹل اور غیر مبدل تقدیر ہے۔ اور کوئی اس کے خلاف نہیں جا سکتا۔

حضور نے فرمایا جو لوگ قدیر خدا سے اپنا تعلق جوڑ لیتے ہیں خدائے قادر جاری تقدیر سے ہٹ کر ان کیلئے غالب آنے والی دوسری تقدیر ظاہر فرماتا ہے۔ اس جگہ دعا کا مضمون شامل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے ۔ پس اسباب کو اختیار کرنے کیساتھ قادر خدا سے زندہ تعلق جوڑنے میں ہی ہماری کامیابی کا راز مخفی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کے کئی ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ خدائے قادر کے صرف آفاقی جلوے ہی تلاش نہ کریں اپنی ذات کے اندر بھی قادر خدا کے جلوے طلب کریں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کے ساتھ خدا نے بڑے بڑے وعدے کیے ہیں اور جب تک خدا تعالیٰ آپکو کامل غلبہ عطا نہیں کرتا خدا کی قدرت نمائی کا ہاتھ نہیں رکے گا اور نہ ماندہ ہو گا۔ اس کے خلاف تمام باطل خیالات کو دور کرنے کے لیے خدا نے وعدہ دیا ہے کہ جماعت کی ترقی قدرتِ ثانیہ کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ کم از کم ایک ہزار سال تک جاری رہے گی ۔ جب تک جماعت قدرتِ ثانیہ سے پیوند رکھے گی۔ خدا کی قدرت جماعت پر سایہ فگن رہے گی ۔ پس آپ کامل وفا کے ساتھ قدرتِ ثانیہ سے تعلق جوڑے رکھیں ۔ میں آپکو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑیگی ہرگز نہیں توڑیگی ۔ یہاں تک کہ دینِ حق کو کامل غلبہ نصیب ہو جائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷ جنوری ۱۹۸۶ء

۱۷ جنوری کے خطبہ میں حضور نے قرآنی آیات اور احادیث سے استدلال کرتے ہوئے سابقہ مضمون کے تسلسل میں بعض اور اہم نکات بیان فرمائے اور خاص طور پر صفت مقتدر کے تحت ظاہر ہونے والے نشانات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداری پیشگوئیوں اور معجزات کی کئی مثالیں بیان فرمائیں مثلاً خسرو پرویز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم دینا اور اسکے نتیجہ میں اسکا تباہ و برباد ہو جانا۔ غزوۂ بدر میں حضورؐ کا کفار کی طرف کنکریوں کی مٹھی پھینکنا شق القمر کا معجزہ۔ حضور نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے کئی فرمودات بھی پڑھ کر سنائے ۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری نشانات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور کھانے پینے کی چیزوں میں برکت دیئے جانے ، مجروحوں کو اچھا کرنے اور بیماروں کو شفاء دینے کا ذکر ہے۔ اس زمانے میں ایسے ہی معجزات حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ہاتھ پر بھی ظاہر ہوئے ہیں اور آپؑ کے غلاموں کے ذریعے ایسے معجزات قیامت تک جاری رہیں گے مگر ایسے نشانوں کے اظہار کے لیے خدائے ذوالاقتدار سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے اس رنگ میں کہ انسان خدا کی صفات اپنے اندر پیدا کر لے ۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بکثرت الہامات کے ذریعہ خبر دی گئی ہے کہ جب بھی دشمن آپکے پیغام کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ اقتداری نشانوں کے ذریعہ اس کے ہر منصوبہ کو ناکام کریگا۔ اس لیے دشمن کے بارہ میں مجھے فکر نہیں ہے۔ اللہ کے وعدے ضرور پورے ہونگے مگر میں آپکو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

منظوم پیشگوئی مصلح موعود

از محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

اٹھارہ کے اوپر چھیاسی تھے سال
کہ گویا ہوا یوں شہِ ذوالجلال

بہت بڑھ گیا جب کہ دردِ نہاں
کہ تیری صداقت ہو سب پہ عیاں

کہ تیری جماعت پہ پھولے پھلے
زمانے پہ حق کا ہی سکّہ چلے

سو تیری دعاؤں کو مَیں نے سُنا
ترے اس سفر کو مبارک کیا

سن اے میرے پیارے سخن دلپذیر
کہ بیٹا میں دونگا تجھے بے نظیر

نشاں ہے جو فضل اور احسان کا
بہت مرتبہ ہے اُس انسان کا

وہ فرزند دلبند ہے ارجمند
خلائق کا ہوگا بہت دلپسند

مبارک ہو فتح و ظفر کی کلید
ہے تیرے لیے یہ خوشی کی نوید

وہ ہوگا بہت ہی ذہین و فہیم
وہ رحمت کا مظہر وہ دل کا حلیم

کہ عطرِ رضا سے وہ ممسوح ہے
وہ سارے زمانے کا ممدوح ہے

وہ ہے حسن و احساں میں تیرا نظیر
کشادہ جبیں اور روشن ضمیر

علوم اسمیں ہیں ظاہری باطنی
وہ دنیا میں پھیلائے گا روشنی

وہ ہوگا اسیروں کا بھی رُستگار
ہے انکے لیے مژدۂ کردگار

مبارک کہ وہ نور آتا ہے نور
ہے جس سے جلالِ خدا کا ظہور

ہے فضلِ خدا اس پہ سایہ فگن
وہ روحِ زمانہ وہ فخرِ زمن

شکوہ اور عظمت کا حامل ہے وہ
ہماری محبّت کے قابل ہے وہ

زمانے میں شہرت وہ پا جائے گا
وہ آپ اپنی عظمت کو منوائے گا

مبارک ہو تجھ کو غلامِ ذکی
جو ہوگا یقیناً تیری نسل ہی

مبارک ہو لڑکا یہ پاک و وجیہہ
جو ہوگا سراسر تری ہی شبیہہ

نواسی میں آخر بفضلِ خُدا
یہ موعود بچّہ تولد ہوا

لگا جلد بڑھنے وہ ماہِ مبیں
جو سب پیشگوئیاں تھیں پوری ہوئیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدیر کے قلم سے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے مصداق کا حلفیہ بیان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عمر پچاس سال سے زائد ہو چکی تھی۔ آپ نے دینِ حق کی حمایت میں دلائل کے انبار لگا دیئے تھے اور ہر چہار جانب آپکی خاطر خدا تعالیٰ کے نشانات روز رونما ہو رہے تھے۔ مگر آپ قدیم نوشتوں میں مذکور پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے نشان کے متمنّی تھے جو عالمگیر حیثیت کا حامل ہو اور سورج کی طرح مشرق و مغرب پر چمکے اور آپکے مشن میں براہِ راست ممد و معاون ہو۔

آپ کے بے چین اور بیقرار دل کی کیفیت سے عالم الغیب خدا خوب واقف تھا۔ اس قلبِ تپاں کو سکون دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور کو جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور میں خلوت گزیں ہو کر دعائیں کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضور ہوشیار پور میں طویلہ شیخ مہر علی صاحب کے ایک بالاخانے میں فروکش ہوئے اور پوری خلوت نشینی اختیار فرماتے ہوئے چلّہ کشی کی ——— اس مجاہدۂ عظیمہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے آپکو بہت بھاری بشارات عطا فرمائیں۔ اور آپ کی ذریت و نسل اور تخم سے پیدا ہونے والے ایک پسرِ موعود اور مصلح موعود کی خبر دی۔ حضور نے اس پیشگوئی کی الہامی تفصیل ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج کی اور تحریر کیا کہ خدا نے مجھے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین (....) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ یہ سمجھیں کہ میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمدؐ مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کا راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ (....) ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء...... جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر بھی دی گئی کہ

"ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت ہوئی۔ اسی دن حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائطِ بیعت شائع کرتے ہوئے اطلاع دی کہ۔

"خدائے عزّوجل نے ..... اپنے لطف وکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا ..... سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی" (تبلیغ رسالت جلد اوّل صـ۱۴۷)

اپنے اس وعدہ کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بعد میں شائع ہونے والی کئی کتب میں پرزور طریق سے دنیا کو اطلاع دی کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق یہی فرزند ہے جس کا نام محمود ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں :

" میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے ۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا ۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے ۔ اور سترہویں سال میں ہے ۔ " (حقیقۃ الوحی صد ۳۶۰)

پیشگوئی کے مطابق موعود بچہ پیدا تو ہوگیا ۔ مگر اس پیشگوئی کا منتہا محض ایک بیٹے کی ولادت نہ تھا ۔ یہ تو نقطۂ آغاز تھا ۔ اس بچے کے ذریعہ رونما ہونیوالے عظیم الشان انقلاب کا جس کی طرف پیشگوئی میں مذکور پچاس سے زائد علامتیں انگلیاں اٹھا رہی تھیں ۔ لیکن اہلِ بصیرت کی نگاہیں مستقبل کے دھندلکوں سے پار ہوتے ہوئے اس کے مصلح موعود ہونے کی شہادت دیکر اس کے سامنے ادب اور احترام سے جھک رہی تھیں ۔ ـــــــــ جوں جوں وہ بچہ شعور کی عمر میں قدم بڑھاتا گیا اس کے خفیہ جوہر بیدار ہونے لگے ۔ اس نے تیزی کے ساتھ بلندیوں کی جانب پاؤں اٹھائے یہاں تک کہ خدا کی تقدیر نے اسے جماعت احمدیہ کی امامت کے منصب پر فائز کر دیا ۔ اب اس نے ایک جہان کو ساتھ لے کر فاتحانہ قیادت شروع کی ۔ اس پر جتنا بوجھ ڈالا گیا وہ اتنی ہی شان کے ساتھ سرخرو ہوا ۔ دین کی عظمت اور توحید کے قیام کی خاطر اس نے بے پناہ دکھ اٹھائے اور گھائل کر دینے والی محنت اور دل پگھلا دینے والی دعاؤں کیساتھ وہ ہر میدان اور ہر ملک میں اپنا جھنڈا گاڑتا رہا ۔ اہلِ بصیرت نے دیکھا کہ مصلح موعود کی علامات ایک ایک کر کے اس کی ذات میں پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں ۔ چنانچہ پہلے آہستہ آہستہ اور پھر برملا اسے مصلح موعود کہا جانے لگا مگر خود اس نے کبھی صراحتاً یہ دعویٰ نہ کیا کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں ۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پچیس سال کی عمر میں جماعت کے امام بنے تھے ۔ اس واقعہ پر تیس سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور باوجود آپکی ذات میں تمام علامات پوری ہو جانے کے مخالفین کے ایک حصہ کا یہ اصرار تھا کہ اگر وہی مصلح موعود ہیں تو خدا سے الہام پا کر یہ دعویٰ کریں ـــــــــ آخر خدا نے اپنی تقدیر خاص کے ماتحت حضور پر اس حقیقت کا واضح انکشاف فرما دیا ۔ یہ ۵ اور ۶ ؍ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کا ذکر ہے حضور لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی ۱۳ ۔ ٹمپل روڈ پر فروکش تھے کہ ایک عظیم الشان رؤیا کے ذریعہ آپ کو یہ بتایا گیا کہ آپ ہی ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء میں مذکور پسر موعود اور مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں ۔ اس رؤیا کے قریباً تین ہفتے بعد ۲۸ ؍ جنوری کو بیت الاقصیٰ قادیان میں تاریخی خطبہ جمعہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا " وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے لیے تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کیلئے مقدر کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوئی تھی،، یہ دعویٰ مذہبی دنیا میں زبردست تہلکہ مچا دینے والا واقعہ تھا اور اس نشانِ رحمت کی عظمت اور اہمیت تقاضا کرتی تھی کہ بیرونی دنیا میں عموماً اور سرزمین ہند کے اکناف میں خصوصاً اس نشان کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے چنانچہ اس مقصد کیلئے ہوشیارپور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں پبلک جلسے منعقد کیے گئے۔ ہر جلسہ میں حضرت مصلح موعود نے اپنے تفصیلی خطاب میں پُرشوکت الفاظ میں اپنے آپکو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے اس میں بیان کردہ علامات اپنے اوپر چسپاں کرکے دکھائیں۔ مثلاً دہلی کے جلسہ میں فرمایا:

" میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں۔ میں اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر میں نے کیا ہے خدا نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں بنایا۔ اگر میں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان اور زمین کا خدا شاہد ہے کہ میں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ ..... ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ (دینِ حق) کی حکومت قائم ہو جائے گی جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی،،

(فرقان اپریل ۱۹۴۴ء)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی زندگی کا خاکہ تو پہلے ہی دین کی محبت سے بنایا گیا تھا۔ اس خدائی انکشاف نے اس میں اور دلآویز رنگ بھر دیئے۔ آپکی رفتار میں اور زیادہ تیزی اور شدت پیدا ہو گئی۔ اس دعویٰ کے بعد آپ نے قریباً بائیس سال کی عمر پائی۔ آپ پر چڑھنے والا ہر نیا دن آپکی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارت لے کر آتا تھا اور ہر رات آپکو فتح و ظفر کی نوید دیتی تھی۔ آپ جلد جلد بڑھے، قوموں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ قوموں نے آپ سے برکت حاصل کی اور تب آپ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

(درثمین)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حیاتِ مُصلح موعُود کے چند تابناک لمحات

سیدنا حضرت مصلح موعود کی ساری زندگی بے مثال جدوجہد اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے جلو میں آگے بڑھتے سے عبارت ہے۔ لیکن آپ کی زندگی میں ایسے لمحات بھی آئے جن میں کئے جانے والے فیصلوں نے آپکی اور جماعت احمدیہ کی زندگی پر غیر معمولی اثرات چھوڑے۔ یہ وہ سنگِ میل تھے جنہوں نے زمانے کا رُخ بدل دیا۔ ایسی ہی چند یادگار اور انقلاب انگیز گھڑیوں اور لمحات کا تذکرہ حضور کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

● زندہ خدا پر کامل یقین

" جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں، اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لیے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان میں تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا! مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اسوقت میں گیارہ سال کا تھا... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں " خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے۔ اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔"

● نماز پر دوام

" جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحی کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جُبّہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے، بلکہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس وجہ سے کہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا، پہن لیا تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کر دی اور میں اس میں خوب رویا، خوب رویا، خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا! اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا۔ مگر میں جس سے یہ واقعہ گزرا کہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں میں کیوں رویا؟ ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا اور وہ رونا کیسا بابرکت ہوا اور وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی! جب اس کا خیال کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے پھر وہ کیا تھے؟ میرا خیال ہے وہ شمسِ روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے۔ وہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے؟"

● حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر ایمان

"میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا۔ بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے انکی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔"

ایک عزمِ صمیم

"(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ انسان انسانوں پر نگاہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنیوالا موجود تھا یہ تو اب فوت ہو گیا، اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب .... اس طرح بعض اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے انکو یہ کہتے سُنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس [19] سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ: ـــــ اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچّے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ تُو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔

انسانی زندگی میں کئی گھڑیاں آتی ہیں سستی کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بھی، چستی کی بھی۔ علم کی بھی جہالت کی بھی۔ اطاعت کی بھی غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی، ایسی علم کی گھڑی تھی، ایسی عرفان کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور اسوقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اس عہد اور اس ارادہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ شاید اگر دنیا میری باتوں کو سنتی تو وہ ان کو پاگل کی بڑ قرار دیتی بلکہ شاید کیا، یقیناً وہ اُسے جنون اور پاگل پن سمجھتی۔ مگر میں اپنے نفس میں اس عہد کو سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا اور اس عہد کے کرتے وقت میرا دل یہ یقین رکھتا کہ میں اس عہد کے کرتے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ خدا تعالےٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں، انہیں کے مطابق اور مناسب حال یہ وعدہ ہے۔"

آغازِ تحریک جدید

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھکر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہوسکتا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا۔ اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک بہترین گھڑی تھی۔ جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔"

جب ایک باغ دوبارہ لگایا گیا

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ کو اپنا مرکز قادیان چھوڑ کر پاکستان منتقل ہونا پڑا۔ قتل و غارت اور آتش زنی کے اس وسیع اور خونی چکر میں جماعت احمدیہ جیسی محدود وسائل والی پُر امن اور قلیل جماعت کا بیشمار مسائل سے دوچار ہونا لازمی امر تھا۔ پاکستان میں نئے مرکز کا قیام ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانے کے مترادف تھا۔ مصائب و آلام کی ان سیاہ گھڑیوں میں حضرت مصلح موعود نے اپنے اللہ کے حضور ایک اور تاریخی عہد کیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) لاہور میں فوت ہوئے اس وقت میری شادی تو ہو چکی تھی لیکن بچہ کوئی نہیں تھا ایک بچہ پیدا ہوا تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا اس وقت میں نے حضرت (بانی سلسلہ) کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عزم کیا تھا اور خدا تعالےٰ کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر جماعت اس ابتلاء کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائے اور ساری ہی جماعت مرتد ہو جائے تب بھی میں اس صداقت کو نہیں چھوڑوں گا جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) لائے اور اسوقت تک (دعوت الی اللہ) جاری رکھوں گا جب تک وہ صداقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دنیا میں قائم نہیں ہو جاتی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے اب ایک اور عہد لینا چاہتا ہے۔ وہ وقت میری جوانی کا تھا اور یہ وقت میرے بڑھاپے کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کیلئے جوانی اور بڑھاپے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جس عمر میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے کام کے لیے کھڑا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکو برکت مل جائے اسی عمر میں وہ کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ لاہور ہی تھا جس میں مَیں نے وہ عہد کیا تھا اور یہاں پاس ہی کیلیاں والی سڑک پر وہ جگہ ہے شاید یہاں سے ایک لکیر کھینچی جائے تو وہ جگہ اسی کے محاذ میں واقع ہو گی بہر حال اسی لاہور اور ویسے ہی تاریک حالات میں مَیں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ خواہ جماعت کو کوئی بھی دھکا لگے میں اس کے فضل اور اس کے احسان سے کسی اپنے صدمہ یا اپنے دکھ کو اس کام میں حائل نہیں ہونے دونگا بفضلہٖ تعالیٰ و بتوفیقہٖ و بنصرہٖ جو خدا تعالیٰ نے (دینِ حق) اور احمدیت کے قائم کرنے کا میرے سپرد کیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری تائید فرمائے۔ باوجود اس کے کہ میں اب عمر کے لحاظ سے ساٹھ سال کے قریب ہوں اور ابتلاؤں اور مشکلات نے میری ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے پھر بھی میرے حیّ و قیوم خدا سے بعید نہیں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے مرنے سے پہلے مجھے (دینِ حق) کی فتح کا دن دکھا دے"

محویت

مکرم تاج دین صاحب لائل پوری فرماتے ہیں

ایک دفعہ صادق لائبریری میں بیٹھے ہوئے میں مطالعہ میں مصروف تھا (ان دنوں برسات کا موسم تھا اور بادل چھائے ہوئے تھے۔) اور حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے تحریری کام میں مشغول تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کسی کام کیلئے باہر جانے لگے تو اپنی چھتری میرے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا دھیان رکھیں۔ مَیں بہت اچھا کہہ کر مطالعے میں محو ہو گیا کچھ دیر بعد حضرت مولوی صاحب تشریف لائے اور دریافت فرمایا یہاں میری چھتری پڑی تھی۔ وہ نہیں ملتی۔ تب مجھے یاد آیا کہ چھتری کی نگرانی تو میرے سپرد تھی۔ مَیں نے اپنے نسیان کا عذر کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ مجھے چھتری کی حفاظت کا خیال نہیں رہا اور مجھے معلوم نہیں کہ کون صاحب چھتری لے گئے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

"دراصل مطالعہ کتب ایسی ہی محویت سے ہونا چاہیئے"

دوسرے روز حضرت مولوی صاحب کو وہ چھتری تو مل گئی لیکن آج تک حضرت مولوی صاحب کی اس چشم پوشی اور بردباری کی یاد میرے دل سے فراموش نہیں ہو سکی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نیم شب سجدے میں یہ عرضِ تمنّا لکھوں

(پیارے آقا کی خدمت میں "سلام بہار")

محمد ارشد طارق ربوہ

میرے آقا تجھے احوالِ چمن کیا لکھوں
موسم گل کی ہے آمد میں مگر کیا لکھوں
کھلتی کلیوں کا یا ہجر کا قصّہ لکھوں
چشم لبریز سے میں شوخیٔ لب کیا لکھوں

میرے گلشن کی بہاریں تو ترے ساتھ گئیں
شہر سنسان ہوا گھر میں ضیائیں نہ رہیں
بزم آرائی ہو کیا رونقِ محفل ہی نہیں
وصل کا دور کہ فرقت کا زمانہ لکھوں

ہائے یہ آنکھ کہاں گل کے اشارے دیکھے
ہر گھڑی جس نے بہاروں کے نظارے دیکھے
دل مچلتا ہے ترے رخ کے ستارے دیکھے
بے سہاروں کے بنو آکے سہارا لکھوں

شجر بھی کانپ کے اب اپنے بدن ڈھانپ چکے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے شیدائی ترے ہانپ چکے
ہم کو سینے سے لگاؤ کہ بہت کانپ چکے
منجمد ہاتھوں سے کیا غم کا فسانہ لکھوں

منتظر ہوں کسی دستک کا مرے پیارے امام
لے کے آئے کوئی قاصد تیری آمد کا پیام
تیری راہوں میں بچھے جائیں ترے در کے غلام
دلِ ناداں کا تجھے کیسے تقاضا لکھوں

ذکر پھولوں کا کروں یا ترے دیوانوں کا
مکرِ ابلیس کا، اللہ کے انعاموں کا
آتشِ ظلم میں جلتے ہوئے پروانوں کا
ہر گھڑی جلوۂ قدرت کا تماشا لکھوں

تیری فرقت میں تڑپتے ہیں دکھوں کے مارے
ہجر کے داغ تو اب پھول بنے ہیں پیارے
تیرا اللہ ہو نگہباں تو جہاں ہو پیارے
اور میں تختۂ مشقِ ستم کیا لکھوں

لوٹ آئے مرے مولا میرے گلشن کی بہار
فرقتِ غم میں جلے پھولوں پہ آجائے نکھار
سن لے اب آہیں مری، مان مرے دل کی پکار
ہجر کے ماروں کا کیا حالِ شکستہ لکھوں

آپ کے دم سے تو قائم ہے مری آنکھ کا نور
آپ ہیں جاں کا سکوں، آپ ہیں سینے کا سرور
بھیج دے اب تو مرے مولا کوئی جلوۂ طور
نیم شب سجدے میں یہ عرضِ تمنا لکھوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ خالد کا "مصلح موعود" نمبر

(از صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود کے متعلق بکھری ہوئی یادوں کو محفوظ کرنے کی خاطر ادارۂ خالد عنقریب مصلح موعود نمبر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ وہ تمام احباب جنہیں حضرت مصلح موعود کے حسن و احسان سے متعلق کوئی واقعہ معلوم ہو خواہ وہ ذاتی نوعیت کا ہو یا اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتا ہو۔ نیز کسی قسم کی تصاویر جو تاریخی اور جماعتی اہمیت کی حامل ہوں 'خالد' کے لیے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ حضور کے خطوط یا نایاب دستاویزات رکھنے والوں سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ اسی طرح تمام اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب جو کسی بھی پہلو سے حضور کی زندگی یا سیرت پر روشنی ڈال سکیں انکو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے قیمتی مضامین سے نوازیں۔ آپکی روانہ کی ہوئی تمام قیمتی چیزیں آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔

خاکسار اس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تمام مقامی اور ضلعی عہدیداران سے خاص طور پر گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں حضور کی صحبت اور زمانہ پانیوالے بزرگوں سے رابطہ قائم کریں۔ اور ناخواندہ احباب سے حضور کی باتیں سن کر خود لکھ لیں اور پھر ہمیں بھجوا دیں۔ تاکہ ہم سب مل کر یہ قیمتی سرمایہ آنیوالی نسلوں کیلئے محفوظ کر سکیں۔

ابھی ہزاروں کی تعداد میں حضور کو دیکھنے والے اور براہِ راست فیض پانے والے موجود ہیں مگر آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے ہیں۔ پس اس طرف بڑی سنجیدگی اور محنت کے ساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میں تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کے قیمتی مشوروں اور رہنمائی کا بھی متمنی ہوں۔

والسّلام

خاکسار

محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

مکرم مشتاق احمد سحر صاحب۔ لاہور

★ ۱۴؍ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایک جان نثار، دنیائے علم وحکمت کا ایک درخشندہ ستارہ اور دین کا شیدائی حضرت نورالدین اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے تو بانیٔ سلسلہ کے فدائی بے چینی سے ایک نئے رہبر کو تلاش کرتے ہیں۔ انہیں ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اس عظیم بار کو اپنے کندھوں پر اٹھا سکے۔ عصر کے وقت اس غرض کیلئے ایک نوعمر جوان کے منتخب ہونے پر دنیا حیران رہ جاتی ہے کہ صرف ۲۵ سال کا ایک نوجوان اس عظیم بار کو اٹھا رہا ہے۔ چہ میگوئیاں جاری ہیں کہ بھلا یہ نوجوان امامت جیسے اعلیٰ منصب کی ذمہ داریوں کو کیونکر نبھا سکے گا۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ خدائے ذوالجلال نے اس شخص سے وہ وہ کام لیے کہ دنیا حیرت میں ڈوب گئی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ سبز اشتہار کی پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس شخص پر پورا ہوگا۔

آپ کے متعلق خدا نے پہلے سے خبر دی تھی کہ آپ سخت ذہین وفہیم ہوں گے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جائیں گے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ آپکے تدبّر، فراست اور سیاسی سوجھ بوجھ سے کون واقف نہیں۔ آپ نے ایک طرف تو جماعت کو اس وقت اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل بنایا جب دشمن اس کے خاتمہ کی جھوٹی خوشیاں منا رہا تھا اور دوسری طرف پیدا ہونیوالے فتنوں کو دور کیا۔ پھر ایک طرف آپنے علوم ظاہریہ میں کمال حاصل کیا تو دوسری طرف خدا کیساتھ زندہ تعلق قائم کیا اور جماعت احمدیہ میں ایک نئی روح پھونکدی۔ ایک طرف تو آپ کے سیاسی تدبر اور فراست سے ملکی مفادات میں سلجھاؤ پیدا ہوا۔ اور دوسری طرف جماعت کی ترقی کے لیے آپ نئی سے نئی تحریکوں کا اجراء فرماتے چلے گئے۔ آپکی زندگی کا ہر پہلو اتنا شاندار اور وسیع ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ مختصر پیرائے میں انکی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جاسکے

اسیروں اور محکوم قوموں کو آزادی دلانے کے لئے آپ نے جو عظیم الشان جدوجہد فرمائی اسکا سب سے تابناک باب تحریک آزادی ہے۔ قیام پاکستان کیلئے آپکی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے اپنی سیاسی فراست اور سوجھ بوجھ سے پوری قوم کو فائدہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پہنچایا۔ اسمیں کیا شک ہے کہ اگر آپ اپنے سیاسی تدبّر کو بروئے کار نہ لاتے تو آج تاریخ کچھ مختلف ہوتی۔

ایک سیاسی لیکچر، اساس الاتحاد، الکفر ملّة واحدة، تحریکِ اتحاد، ترکی کا مستقبل، آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس، مصلح موعود کا پیغام اہلِ ہند اور پارلیمنٹری کمیشن کے نام آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت کا مؤقف، کشمیریوں کے نام خط، کمیونزم اور ڈیموکریسی، قیامِ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کا حصّہ، مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ۔

یہ تھے وہ موضوعات جن پر آپ نے قلم اٹھایا آپکے ان خطوط اور لیکچروں نے تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ اگر آج سے ساٹھ ستّر سال قبل کا مشاہدہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے ترکی اور حجاز کے مسلمانوں کے حقوق کے لئے وائسرائے لارڈ ریڈنگ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا جسمیں یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ حجاز، ترکی کو انہی شرائط پر واپس کر دیا جائے جن شرائط پر چرچل اسے انگریز حکومت کے تحت رکھنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں حضرت فضلِ عمر کی زیرِ نگرانی کشمیر کی پہلی سیاسی جماعت "آل کشمیر مسلم کانفرنس" کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے پہلے اجلاس میں آپکا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جب قائداعظم مایوس ہو کر انگلستان چلے گئے تھے تو آپ نے حضرت مولانا درد صاحب کو اسی مقصد کے لیے روانہ کیا۔ قائداعظم کو واپس لانے کیلئے اور بھی بہت سے لوگ ان سے ملے۔ مگر قائداعظم نے بعد میں بتایا کہ درد صاحب کی باتوں نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں واپس چلا آؤں۔

مصلح موعود کی دوربین نگاہیں یہ دیکھ رہی تھیں کہ مسلم لیگ ہی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جو مسلمانوں کو آزادی دلا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ مسلم لیگ کو ایک فعال جماعت بنائیں۔ اسی طرح پاک و ہند کی تقسیم کے منصوبے کے تحت صوبہ سرحد اور سلہٹ و آسام کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ خود اپنی مرضی سے کسی ملک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہدایت فرمائی کہ

"میں صوبہ سرحد کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے فوائد کو مدّنظر رکھتے ہوئے صرف انہیں نمائندوں کو ووٹ دیئے جائیں جنہیں مسلم لیگ نے کھڑا کیا ہے۔"

باؤنڈری کمیشن میں چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب مسلم لیگ کی نمائندگی کر رہے تھے خوش قسمتی سے انہی دنوں حضرت فضلِ عمر بھی لاہور ہی میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ نے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو بٹوارے کے اصولوں کے متعلق نہایت اہم اور مفید مشورے دیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پاکستان بننے کے ساتھ ہی حضرت فضلِ عمر نے نئی حکومت کو جو مشورے دیے اور پاکستان کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے جو ابتدائی اقدامات کئے، ان میں سے اہم کارنامہ آزاد کشمیر حکومت کا قیام تھا۔ جب ۱۹۴۷ء میں جوناگڑھ کے نواب کو معزول کر کے متوازی حکومت قائم کی گئی تو آپ نے دیکھا کہ کشمیریوں کی آزادی کا یہ سنہری موقعہ ہے۔ چنانچہ آپ نے انتہائی سیاسی تدبّر سے کام لیتے ہوئے عارضی جمہوریۂ کشمیر قائم کروائی۔ آپ نے پہلی دفعہ انکشاف کیا کہ:

"کشمیر کو ہندوستان کی یونین میں ملا دینے کا فیصلہ صرف کشمیر کی خاطر نہیں کیا گیا بلکہ اس لیے کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کے ساتھ ہندوستان کی یونین کا تعلق قائم ہو جائے"

نیز آپ نے فرمایا:

"کانگرس صوبہ سرحد میں سرخپوشوں کے ذریعے لاکھوں روپے تقسیم کر رہی ہے اب تین طاقتیں پاکستان کے خلاف صوبہ سرحد میں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے میں سرخ پوشوں کی جماعت، آزاد سرحد میں فقیر ایپی کے لوگ اور افغانستان میں وہ پارٹی جو افغانستان کی سرحدوں کو سندھ تک بڑھانے کی تائید میں آوازیں اٹھا رہی ہے۔ پس ہم نے اہلِ وطن کو ہشیار کر دیا ہے اور زمانہ بتا دیگا کہ یہ بات جو آج عقل کی آنکھوں سے نظر آ رہی ہے۔ کچھ عرصہ بعد واقعات بھی اسکی شہادت دینے لگیں گے۔"

حضور کے یہ الفاظ سیاسی بصیرت کا ایک تابناک نظارہ ہیں کہ آج بھی اطراف میں دیکھنے پر نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

یہ ساری جدوجہد قیامِ پاکستان پر منتج ہوئی۔ اس کے بعد استحکامِ پاکستان کیلئے بھی حضرت فضلِ عمر نے اپنی انتہائی گوناگوں مصروفیات کے باوجود قوم کی صحیح راستوں پر رہنمائی فرمائی اور ہر اہم موقع پر حکومت کو مفید مشورے دیئے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ نہ صرف مذہبی راہنما بلکہ حکومت کے سرکردہ لوگ بھی آپکو عزت و تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

✶

اِک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

صحابۂ رسولؐ

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

جن کا خون کفّار پر حرام ہوا

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف

آپ فتح مکّہ کے بعد مسلمان ہوئے اور ۹ھ میں جنگِ تبوک کے موقعہ پر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بجاد کے معنی کھردری چادر کے ہیں۔ ذوالبجادین کے معنی دو کھردری چادروں والا۔ یہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا تھا۔

حضرت عبداللہ کا نام عبدالعزی تھا یہ مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے بچپن ہی میں یتیم ہو گئے۔ چچا نے ہی ان کی پرورش کی تھی۔ جب بڑے ہوئے چچا نے انہیں بہت سے اونٹ اور بکریاں دیں۔ اسلام اور اس کی دلربا تعلیم جب سنی تو اسلام کی صداقت کے قائل ہو گئے۔ لیکن چچا کے ڈر سے اظہار نہ کیا۔ لیکن جب مکّہ فتح ہوا تو ان سے رہا نہ گیا۔ چچا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ چچا انتظار کرتے کرتے زمانہ بیت گیا۔ میں یہ دیکھ رہا تھا کہ آپ کے دل میں بھی اسلام کی تحریک پیدا ہو۔ لیکن آپکا حال تو بدستور وہی ہے۔ اب پتہ نہیں میری عمر یاوری کرتی ہے یا نہیں۔ مجھے اجازت فرمائیے میں مسلمان ہو جاؤں۔ چچا نے بھتیجے کو باز رکھنا چاہا اور دھمکی دی کہ "دیکھ اگر تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کی تو میں اپنا سب کچھ تجھ سے لے لوں گا اور تجھے برہنہ کر کے یہاں سے نکالوں گا"۔ اس چچا کو کیا علم تھا۔

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

حضرت عبداللہ نے جواب دیا، چچا شرک اور بُت پرستی سے میرا دل بیزار ہو چکا ہے آپ جو جی میں آئے کریں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی اب ضرور کرونگا۔ آپ اپنی تمام چیزیں سنبھالیے۔ آخر ایک دن یہ تمام چیزیں یوں بھی چھوڑ کر ہی جانا ہے۔ چچا نے بدن کے کپڑے بھی اتروا لیے۔

حضرت عبداللہؓ والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں شرک سے تائب ہو چکا ہوں۔ رسولِ بطحاؐ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں ستر پوشی کیلئے کوئی چادر دیجئے۔ ماں نے موٹے کپڑے کی ایک چادر دے دی۔

حضرت عبداللہؓ نے اس چادر کے دو حصے کیے۔ ایک ٹکڑے کو بطور تہبند استعمال کیا اور دوسرا ٹکڑا اوڑھ کر مدینے کو چل دیئے۔ سحری کے وقت مدینے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پہنچے۔ اور شمع رسالت کا یہ پروانہ سیدھا خانۂ خدا میں پہنچا۔ دیوار سے تکیہ لگا کے روئے مبارک کی زیارت کا منتظر بیٹھ گیا۔ وہ مہر و ماہِ عرب تشریف لائے پوچھا کون ہو؟ حضرت عبداللہ رضؓ نے عرض کی عبدالعزیٰ میرا نام ہے۔ فقیر و مسافر ہوں۔ دیدار و ہدایت کا خواہاں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تمہارا نام عبداللہ ہے اور ذوالبجادین (دو چادروں والا) لقب ہے۔ تم یہاں اصحاب الصفہ کے ساتھ قیام کرو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ اب درویشانِ نبوی میں (اصحاب صفہ) کے ساتھ رہنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پڑھتے اور مسجد نبوی میں سارا دن عجیب ذوق سے اس کی تلاوت کرتے۔

ایک دن بڑے جذبہ سے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اس بدّو کی قرأت دوسروں کی نماز میں مخل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضؓ اسے کچھ نہ کہو۔ یہ تو گھر بار چھوڑ کر خدا اور اس کے رسولؐ کے در پر دھونی رما کر بیٹھا ہے۔

تبوک کی تیاری ہونے لگی تو یہ درویش مجاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ شہادت نصیب کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ کیکر کا چھلکا لاؤ۔ یہ چھلکا لائے تو ان کے بازو پر باندھ دیا اور کہا اے اللہ میں کفار پر اس کا خون حرام کرتا ہوں

حضرت عبداللہ رضؓ نے عرض کی حضورؐ میں تو شہادت کا طلبگار ہوں۔ ارشاد ہوا جب تم خدا کی راہ میں جہاد کیلئے نکلو تو اگر تپ سے بھی مر جاؤ تو شہید ہوگے۔

ذوالبجادین تبوک پہنچے۔ تپ چڑھا اور عالمِ جاودانی کی طرف سدھار گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں ان کی تدفین کے وقت موجود تھا۔ رات کا وقت تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ میں چراغ تھامے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا"

اپنے بھائی کا احترام کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے انکی قبر پر پتھر بھی رکھے اور پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں ملتجی ہوئے بار الٰہا! آج کی شام تک میں اس سے خوش رہا ہوں۔ تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ مشہور صحابی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کاش! اس قبر میں مَیں دبایا جاتا۔

۶ھ میں اسلام لائے اور ۹ھ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایک سال کے عرصہ میں وہ مقام حاصل کر گئے جو دوسرے کئی سالوں میں حاصل نہ کر سکے۔ کتنے لبعد میں مسلمان ہوئے لیکن ایک ہی جست میں مقصود زندگی کو پا گئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

★

Digitized By Khilafat Library Rabwah
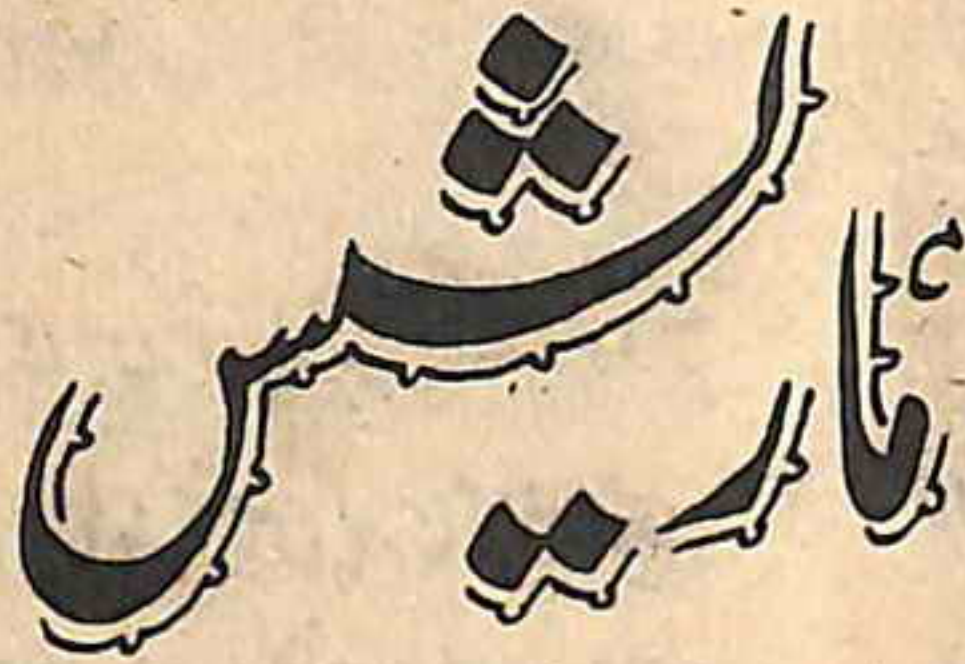
محترم مولانا صدیق احمد صاحب منور مربی ماریشس

ماریشس بحرِ ہند میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کا کل رقبہ ۷۲۰ مربع میل ہے۔ اس کی کل آبادی قریباً ایک ملین ہے۔ قریب ہی ایک دوسرا چھوٹا سا جزیرہ لارے فی او LAREUNION ہے جو فرانسیسی حکومت کے ماتحت ہے کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں یہ دونوں ایک ہی جزیرہ تھے پھر آتش فشانی سے زمین شق ہو گئی اور درمیان میں بحر ذخار حائل ہو گیا۔ بعض مؤرخین کے مطابق عربوں نے سب سے پہلے اس جزیرہ کو دیکھا مگر اُسے ویران پا کر اسکی طرف توجہ نہیں کی۔ ایک انگریز مصنف نے اپنی کتاب A School History of Mauritius میں لکھا ہے کہ ساتویں صدی میں عربوں نے بحر ہند میں کثرت سے سفر کیے ان سیاحتوں کے دوران انہوں نے ماریشس دیکھا اور اسکا نام دینا اروبی رکھا۔

یورپین لوگوں کو اس جزیرہ کا علم سولہویں صدی میں ہوا۔ ۱۵۰۷ء میں واسکو ڈے گاما۔ ایک ڈچ جہازران نے اسکو دیکھا اور ۱۵۹۸ء میں ڈچ حکومت نے اس پر قبضہ کیا لیکن جب حکومت نے دیکھا کہ چنداں فائدہ نہیں تو اسکو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد بحری قزاقوں نے ماریشس کو اپنا مرکز بنانا شروع کیا اور یہ لوگ جزیرہ Lareunion کو اس قدر نقصان پہنچانے لگے کہ فرنچ حکومت نے اس کو اپنی تحویل میں لینے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ۱۷۱۵ء میں فرانسیسی حکومت نے قبضہ کر لیا۔

۱۸۱۰ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان لڑائی ہوئی جس میں انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی اور ۱۸۱۰ء سے ماریشس انگریزوں کے ماتحت رہا۔ ۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو ماریشس کو آزادی حاصل ہوئی۔

ماریشس میں جمہوری نظام رائج ہے۔ آئین کے مطابق ہر ۱۸ سالہ فرد کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے ہر پانچ سال بعد قومی انتخابات ہوتے ہیں۔ ماریشس کے عوام ۲۰ انتخابی حلقوں میں منقسم ہیں۔ ہر حلقہ سے تین۳ رکن پارلیمنٹ کے لیے منتخب ہوتے ہیں دو۲ ممبران روڈرگ جزیرہ سے (جو کہ ماریشس کے ماتحت ہے اور اسکی آبادی قریباً تیس ہزار افراد پر مشتمل ہے) اور آٹھ بطور Best Loosers چنے جاتے ہیں گویا اس طرح پارلیمنٹ کے ممبران کی تعداد ۷۰ بنتی ہے۔ ماریشس میں کئی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ اس وقت لیبر پارٹی حکومت کر رہی ہے جس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے لیڈر سر سیوو ساگر رام غلام صاحب ہیں جو آزادی سے اب تک ملک کے وزیراعظم ہیں

ایک ملین کی آبادی میں کئی پارٹیوں کے وجود سے قارئین پر واضح ہوگیا ہوگا کہ اہلِ ماریشس پوری آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں اور ماریشس میں سیاسی سرگرمیوں کی پوری آزادی ہے۔ یہاں اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ سیاسی آراء مختلف ہونے کے باوجود عوام میں انس اور محبت پائی جاتی ہے اور وہ کسی لمحہ بھی ایسے کام کرنے کیلئے تیار نہیں جو ملک میں فساد اور اشتعال پیدا کرنے والے ہوں۔

ماریشس کے ماحول میں جو امن وسکون ہے وہ شاید ہی کسی اور ملک میں ہو۔ یہاں پر بسنے والوں کے مذاہب، کلچرز، زبانیں اور قومیں آپس میں کافی مختلف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگ ایک شاندار اور مثالی تعاون اور محبت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اب ہم ذیل میں ماریشس کی اقتصادی اور معاشی حالت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ قارئین مضمون کے اس حصّے سے اندازہ کرسکیں گے کہ ماریشس اپنے محدود وسائل کے باوجود کس طرح خوشحالی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور آج بین الاقوامی اقتصادی بحران کے باوجود تسلی بخش انداز میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

آزادی کی نعمت حاصل ہونے کے بعد یہ ملک بہت خوشحال رہا ہے۔ ہر میدان میں اس کا قدم آگے بڑھتا چلا گیا اور آج بہت سے ممالک کی نسبت زیادہ خوشحالی اور ترقی کا حامل ہے۔

ماریشس کا رقبہ تھوڑا ہے اور نتیجۃً ذرائع آمد بھی محدود ہیں۔ اس لیے باوجود حکومت کی طرف سے بہت سی چیزوں میں قیمتیں کم کرنے کیلئے امداد دینے کے بین الاقوامی مہنگائی کا اثر مقامی مارکیٹ پر پڑ رہا ہے کیونکہ بہت ساری اشیائے خوردنی ایسی ہیں جو درآمد کی جاتی ہیں وہ مہنگی ہوتی ہیں۔ بعض اشیائے خوردنی ایسی ہیں جو ملک کے اندر ہی پیدا کی جاتی ہیں لیکن لوگ ان کے استعمال کو زیادہ پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ حکومت اس سلسلہ میں لوگوں کو لوکل پیداوار کے استعمال کیلئے حوصلہ افزائی کرنے کیلئے درآمد ہونے والی چیزوں پر بھاری ٹیکس عائد کرتی ہے تاکہ لوگ باہر کی چیزیں کم خریدیں۔ ماریشس کی بڑی پیداوار گنا اور چائے ہے۔

سیاحت

ماریشس کے خوبصورت جزیرہ کو اس کے قدرتی حُسن کی بناء پر ہر سال ہزارہا سیاح دیکھنے آتے ہیں اور لاکھوں روپے کی آمد کا ذریعہ بننے میں یہ شعبہ بہت منظم ہے۔ اور اس نے چند سالوں سے دنیا بھر میں خوب اشتہار دیکر ٹورسٹ دنیا کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ چنانچہ دن بدن غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سیاح قریباً تمام یورپ امریکہ اور دیگر ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ٹھہرنے کے لیے بہت خوبصورت ہوٹل سمندر کے کناروں پر بنائے گئے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں ۷ لاکھ ۲، ۷ ہزار ٹورسٹ ماریشس دیکھنے کیلئے آئے۔ ہر سال تعداد میں اضافہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں یہ تعداد ۱۲ لاکھ ۸ ہزار سے تجاوز کر گئی۔

وزارتِ خارجہ کے ساتھ ایک محکمہ ٹورازم ہے جس کا کام ٹورسٹ انڈسٹری کو ترقی دینا اور منظم رنگ میں دنیا بھر میں پراپیگنڈا کرنا ہے اس شعبہ کی کوششوں کے نتیجہ میں حکومت کے زرمبادلہ میں خاصا اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء میں تین سو ملین روپے کی آمد اس شعبہ سے حاصل ہوئی۔

دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جو کہ بین الاقوامی مسائل سے متاثر نہیں ہوتا۔ ماریشس بھی بین الاقوامی مہنگائی سے کافی متاثر ہوا ہے۔ بالخصوص گزشتہ سالوں میں طوفانوں نے فصل کو سخت نقصان پہنچایا جس کے نتیجہ میں چینی کی صنعت کو سخت نقصان پہنچا جس کے نتیجہ میں حکومت کو اخراجات پورے کرنے کیلئے بہت ٹیکس لگانے پڑے۔ اور بعض شعبوں میں ٹیکسوں کو بڑھانا پڑا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ قریباً تمام چیزیں پہلے کی نسبت مہنگی ہو گئیں اس مہنگائی کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ملک میں بیکاری میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بے کاری کا مسئلہ بھی ایک عالمی مسئلہ ہے ہر ملک اس مسئلہ سے پریشان ہے۔

ماریشس میں اس وقت قریباً ۴۰ ہزار افراد بیکار ہیں اور ان میں سینکڑوں گریجوایٹ بھی ہیں۔ حکومت کی مالی پوزیشن بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ زیادہ آدمیوں کو ملازمت دے۔ بہرحال بیکاری کو دور کرنا موجودہ حکومت کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور حکومت کوشش کر رہی کہ ان اعداد و شمار کو جلد از جلد کم کیا جائے اس کو حل کرنے کا ایک ذریعہ یہ سوچا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کیلئے دیگر ممالک میں ملازمت کے مواقع حاصل کیے جائیں چنانچہ حال ہی میں حکومتِ سعودی عربیہ اور لیبیا نے بہت سے لوگوں کو ملازمت دی ہے۔ اس کے علاوہ لوگ انفرادی طور پر کوشش کر کے دیگر ممالک میں کام کرنے کیلئے جا رہے ہیں اسوقت قریباً ساٹھ ہزار آدمی ماریشس سے باہر دیگر ممالک میں روزی کما رہے ہیں۔

علاوہ ازیں حکومت اس امر پر بہت زور دے رہی ہے کہ لوگ اپنے گھروں میں چھوٹی صنعتوں کو رائج کریں چنانچہ اس سلسلہ میں حکومت کا ترقیاتی بنک مشین خریدنے کے لیے معمولی سود پر قرضے دیتا ہے جس سے ایک محنتی آدمی بآسانی قرض واپس کر سکتا ہے اور اپنی روزی کا سامان کر سکتا ہے

موجودہ حکومت کی مالی مشکلات کے باوجود ملک کے تمام منصوبوں کو حسبِ پروگرام آگے بڑھایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں امریکہ اور یورپین ممالک ماریشس کی دل کھول کر مدد کر رہے ہیں۔ اس طرح ورلڈ بنک، انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ INTERNATIONAL MONETARY FUND اور یورپ کے پرائیویٹ بنکوں نے بھی ماریشس کی مدد کی ہے

ماریشس میں سیکنڈری سکول تک تعلیم مفت ہے غرباء اور بیوگان کو حکومت کی طرف سے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ اسی طرح ۶۰ سال سے اوپر ہر فرد کو OLD AGE پنشن بقدر ۱۲۰ روپے ماہوار دی جاتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۹ء سے حکومت نے نیشنل پنشن سکیم پر عمل کرنا شروع کیا ہے۔ اسکے مطابق ہر کام کرنیوالے کا اس سکیم میں حصہ لینا ضروری ہے وہ خود بھی اور اس کو ملازم کرنے والا ہر ماہ آمد کا ایک حصہ حکومت کے خزانہ میں جمع کراتا ہے۔ ۶۰ سال کے بعد حکومت کی طرف سے اس کو پنشن دی جائے گی۔ یہ ایک نہایت شاندار اور قابل ستائش اقدام ہے۔ گویا پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنیوالے لوگ بھی گورنمنٹ کے ملازمین کی طرح ریٹائر ہونے کے بعد پنشن کے مستحق ہوں گے۔

ماریشس میں ایک عام گھرانے کا معیار بھی کافی تسلی بخش ہے۔ قریباً ہر گھر میں ٹیلی ویژن سیٹ پایا جاتا ہے پیشہ ور اور محنت کرنیوالے لوگ اچھی خاصی آمد پیدا کر لیتے ہیں۔ بیکار رہنے والوں میں اکثر وہ لوگ ہیں جو معمولی کام نہیں کرنا چاہتے۔ تنخواہوں کا معیار پاکستان کی نسبت کافی اونچا ہے۔ پرائمری سکول ٹیچر کی تنخواہ دو ہزار سے تجاوز کر جاتی ہے۔ گریجویٹ کی تنخواہ بھی پونے تین ہزار روپے سے شروع ہوتی ہے۔

حرفِ آخر

حزبِ اختلاف کے مضبوط ہونے کے باعث ماضی کے بالعکس ہڑتالیں وغیرہ ہوتی ہیں۔ ملازمین اور مزدوروں کی تنظیمیں اس بارہ میں کافی منظم ہیں۔ عام طور پر ان کے مطالبات یہ ہوتے ہیں کہ حکومت تنخواہوں میں اضافہ کرے اور مزدوروں کو کام میں بعض مراعات دی جائیں۔ یہ ہڑتالیں عام طور پر سیاستدانوں کے اشارے پر ہوتی ہیں تاکہ حکومت کو مشکل صورت حال میں ڈال کر لوگوں کو اس کی نااہلی سے آگاہ کیا جائے۔ لیکن حکومتِ وقت قریباً ہر مرتبہ حزبِ اختلاف کے ہر ہتھیار کو اسی کے خلاف استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ چند سال پیشتر بس کمپنیوں نے ہڑتال کر دی۔ ان میں سے ایک کمپنی نے یہ معلوم کر کے کہ یہ ہڑتال غیر قانونی ہے کمپنی بند کرنے کا اعلان کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک تو سینکڑوں کام کرنے والوں کا کام ضائع ہو گیا اور ان کی کمپنی سے ملنے والے تمام مالی حقوق بھی ضائع ہو گئے اس پر حکومت نے یہ ذہین قدم اٹھایا کہ اس کمپنی کی تمام بسیں خرید کر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ قائم کر دی اور تمام وہ لوگ جو حزبِ اختلاف کی اندھی اتباع کے نتیجہ میں کام ضائع کر چکے تھے اور سخت پریشان تھے انہیں حکومت نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں لے کر ان کے دل جیت لیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سرزمینِ ماریشس اور اہلِ ماریشس کو غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے۔ اس جنت نما جزیرہ میں ہمیشہ امن وسکون کی فضا قائم رہے اور اس خطہ پر حکومت کرنے والے لوگ ہمیشہ کے لیے انسانوں کے دکھوں اور تکلیفوں کو دور کرنے والے ہوں اور جماعت احمدیہ ماریشس کے ممبران ملک کی ترقی اور بہبود کے لیے بیش از بیش کوشش والے ہوں ان کے نیک اور دیانتدارانہ نمونے اس قدر موثر ہوں کہ ہر دیکھنے والا عش عش کر اٹھے۔ آمین ثم آمین۔

وی پی آنے پر وصول کر لیا کریں
(مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ بھی ماہر موسمیات بن سکتے ہیں

● آپ تھوڑی سی محنت، کوشش اور علم ریاضی کی معمولی سوجھ بوجھ سے اپنے مقامی موسم کے بارے میں صحیح اور درست پیشگوئی کر سکتے ہیں۔ آپ کی یہ پیشگوئی اسی قدر اہم اور قابلِ اعتبار ہو گی۔ جس قدر سرکاری محکمہ موسمیات کی پیشگوئی ہوتی ہے اگرچہ آپ اس قابل نہیں ہو سکتے کہ کوئی عالمی نوعیت کی پیشگوئی کر سکیں کہ بحرِ اوقیانوس میں طوفان آنیوالا ہے یا شمال مشرق سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے والی ہیں مگر آپ یہ جان سکتے ہیں کہ کالروالا کوٹ پہنا جائے یا چھتری لی جائے۔ موسمی پیشن گوئی کرنے کیلئے ضروری سامان کی فہرست زیادہ بھی نہیں۔ آپ کو ایک اچھے بیرومیٹر موسموں کے متعلق فہرست اور ایک مرغ بادنما کی ضرورت ہو گی۔ اگر مرغِ بادنما نصب کرنے کیلئے آپ کو کوئی بلند مقام میسر نہ ہو تو پھر ایک کھمبے کے ساتھ باریک کپڑے کا ایک سرا اس طرح لگائیں کہ اس کا دوسرا حصہ ہوا میں لہراتا رہے جس طرح آپ عموماً اپنا قومی جھنڈا لگاتے ہیں۔

اگر آپ موسمی پیشگوئی میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس میں استعمال ہونے والے ضروری آلات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان میں کچھ آلات بے حد مہنگے ہیں البتہ اگر آپ کا کوئی چچا یا ماموں امیر ہو تو پھر آپ کو یہ امید رکھنی چاہیئے کہ وہ آپ کو اینمومیٹر خرید کر دیگا تاکہ آپ ہوا کی طاقت ماپ سکیں۔ لیکن اگر آپ کا ایسا کوئی چچا یا ماموں نہیں تو آپ کو اپنی گہری نظروں سے یہ کام لینا پڑیگا۔

بیرومیٹر

موسمی پیشن گوئی کیلئے ضروری آلات میں سب سے اہم بیرومیٹر ہے۔ یہ ایک بے حد سادہ سی ایجاد ہے مگر اس کی یہ سادگی محض کام کرتے کے اصول کے لحاظ سے ہے۔ بیرومیٹر بنانے کیلئے آپ شیشے کی ایک نلی لیں اور اس کا ایک سرا بند کر لیں پھر اس نلی میں تھوڑا سا پارہ ڈالیں اور اسکو ایک پارہ بھرے پیالے میں الٹ دیں۔ بہتر نتائج کے حصول کیلئے نلی ایک خاص قطر کی ہونی چاہیئے۔ نلی کو پارہ بھرے پیالہ میں الٹتے وقت ہوا کے کچھ بلبلے اسمیں رہ جائیں گے تو انہیں کوئلے یا گرم لوہے کے استعمال سے دور کیا جا سکتا ہے۔

ممکن ہے آپ کے پاس کہیں کوئی پرانا اور خوبصورت موسمی شیشے کا ٹکڑا موجود ہو یا پھر آپ اس موسمی شیشہ کے ٹکڑے کو نوادرات کی دوکان سے دو یا تین سو ڈالر میں حاصل کر سکتے ہیں۔ آپکو اپنی پیشگوئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیلئے جدید قسم کا بیرومیٹر استعمال کرنا چاہیئے۔ جس
میں ایک تھرمامیٹر بھی لگا ہو اور ایک بورڈ نصب ہو
پارے کی یہ ٹیوب ایک نازک مگر بہترین آلہ ہے اور
قریباً تین سو سال سے یہ درست اور بہتر نتائج مہیا
کر رہا ہے۔

اکثر لوگوں کو یہ بات نامناسب معلوم ہوتی
ہوگی کہ "عمدہ موسم کی ہوا کی نسبت نمی اور خراب
موسم کی عمومی ناخوشگواری کم ہونی چاہیئے" مگر یہ
ایسا ہی ہوتا ہے اچھے موسم میں ہوا پارے کی
نلی کو اوپر کی جانب دھکیلتی ہے اور اس طرح
بیرومیٹر کی سطح بلند ہونا شروع ہوتی ہے لیکن جب
ہلکی نم آلود ہوا اس کو چھو کر گزرتی ہے تو اس میں
پارہ کی سطح نیچے گر جاتی ہے۔ یہ تقریباً وہی پرانی
بات ہے کہ گرم ہوا اوپر اٹھتی ہے اور ٹھنڈی ہوا
نیچے گرتی ہے۔ آپ جس مقام یا جگہ پر اپنا بیرومیٹر
رکھیں گے وہ بھی بیرومیٹر کے عمل پر اثر انداز ہوگی
بار بار کے تجربات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سطح
سمندر سے بیرومیٹر جسقدر بلند ہوگا۔ ہوا کا دباؤ
اسی قدر کم ہو جائیگا۔

زیادہ دیر تک ہوا کا دباؤ ایک سا نہیں رہتا
بلکہ یہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا
رہتا ہے اس تغیر کے تحت بیرومیٹر میں پارہ کی سطح
کا اتار چڑھاؤ ایک انچ کے پندرہویں حصے تک ہوتا
ہے تیز ہواؤں کے علاقہ میں یہ اتار چڑھاؤ زیادہ
ہو جاتا ہے۔ بالکل اس طرح کہ اگر آپ قطب شمالی
اور قطب جنوبی کی طرف جائیں گے تو یہ تغیر یا اتار
چڑھاؤ کم سے کم ہوتا جائے گا یہاں تک کہ اگر آپ
منطقہ باردہ شمالی میں بھی پہنچ جائیں۔ تو یہ تبدیلی
ایک انچ کے اعشاریہ صفر دو (۰۲ء۰) حصے سے بھی کم
ہو جائے گی یہ تمام پیمائشیں اچھے موسم میں سمندر کے
ساحلی علاقہ میں لی گئی ہیں۔

موسمی پیشن گوئی کرنیوالے تمام لوگ اپنے
بیرومیٹر کی ریڈنگ سطح سمندر پر ہوا کے دباؤ کے
حساب سے کرتے ہیں اس ریڈنگ سے اپنی ریڈنگ
ملانے کیلئے آپ کو سب سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے
کہ آپ سطح سمندر سے کتنی بلندی پر کھڑے ہیں۔
اس کے بعد آپ اپنے بیرومیٹر کی ریڈنگ میں ہر سو
فٹ بلندی پر ۱/۱۰ انچ جمع کریں۔ سطح سمندر سے
بلندی کے لحاظ سے ریڈنگ معلوم کرنے کا طریقہ
جاننے کے بعد اس جگہ کے بارے میں غور کریں
جہاں آپ نے بیرومیٹر لگانا ہے ویسے تو بیرومیٹر
لگانے کی مناسب جگہ کمرے کا اندرونی حصہ ہے
تاہم اسے باہر کھلے آسمان تلے بھی لگایا جا سکتا ہے

اب آپ مکمل طور پر ایک موسمی حالات بتانے
والے بن چکے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بیرومیٹر
کی سطح بلند ہونے کا مطلب اچھا موسم ہوتا ہے
مگر آپ اپنے جھنڈے نما باریک کپڑے کی پٹی کو
دیکھیں اگر شمال سے ہوا چل رہی ہو تو دن خشک
اور ٹھنڈا ہونے کی توقع ہوگی۔

جب درجہ حرارت ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہو تو آپ انتہائی سرد موسم کی توقع رکھیں لیکن جب یہ ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان ہو تو سمجھیں کہ خوشگوار اور ٹھنڈا موسم آرہا ہے۔ درجہ حرارت میں اچانک اضافہ مزید ٹھنڈے موسم کی علامت ہے۔

اگر بارش کے بعد اسمیں اضافہ ہو تو اچھے موسم کی امید رکھ سکتے ہیں۔ جنوبی اور مشرقی ہواؤں کے چلنے میں اضافہ ہونے کا مطلب اچھے موسم کی آمد ہوتا ہے۔

عموماً بیرومیٹر میں پارہ کے گرنے کا عمل خراب موسم کی پیشگوئی کرتا ہے اگر جنوب سے ہوا چل رہی ہو تو موسم نم آلود ہو گا اگر ہوا تیز ہو اور مغرب کی سمت تبدیل ہو رہی ہو تو چند گھنٹوں میں مطلع صاف ہو جائے گا۔

جب بیرومیٹر میں پارہ کی سطح گرنے کے فوراً بعد ہی موسم خراب ہو جائے تو غالباً یہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گا۔ ایک اچھے اور خوشگوار موسم میں جب بیرومیٹر کا پارہ بری طرح نیچے گرے اور مسلسل دو یا تین دن تک موسم میں کسی تبدیلی سے قبل کم ہوتا رہے تو بارش اور برف باری کی توقع رکھنی چاہیئے اور غالباً تیز ہوائیں چلنے کی بھی۔

جب خشک ہوا کے ساتھ پارہ کی سطح گر جائے اور پرسکون موسم کے بعد تھرمامیٹر بھی نیچے گر جائے یعنی درجہ حرارت کم ہونا شروع ہو جائے تو طوفان بارش اور برف باری کا اندیشہ ہے۔

ہوا اور بادل۔ ہوا کے متعلق پیشگوئی کرنے کیلئے آپ کو جن آلات کی ضرورت پڑے گی وہ آپ کے پاس ہیں جن میں مرغ باد نما، باریک کپڑے کی پٹی اور آپکی آنکھیں۔ جو آپکو بتائیں گی کہ ہوا کتنی تیز چل رہی ہے آپ اپنے گردوپیش کی اشیاء پر ہوا کے اثر سے اسکی طاقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کی فی گھنٹہ رفتار کیا ہے۔

جلد ہی آپ بغیر کسی رہنمائی کے بادلوں کے متعلق سمجھ جائیں گے مگر جب تک آپکو ان کے متعلق مکمل علم نہ ہو گا اس وقت تک آپ کی یقینی پیشگوئی ممکن نہیں ہو گی ذیل میں آسمان کے بارے میں ایک گوشوارہ دیا جارہا ہے جو بحری موسمی حالات بتانے والے ایک انگریز ایڈمرل نے تیار کیا تھا

- غروبِ آفتاب کے وقت صاف یا ابر آلود گلابی آسمان کا مطلب یہ ہے کہ اگلے روز موسم عمدہ رہے گا۔

عالمی ادارۂ صحت کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو بچے رات کو جلد سو جاتے ہیں اور صبح کو جلدی اٹھتے ہیں وہ سکول میں دوسرے بچوں کی نسبت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق رات کو کم سونے والے بچے کلاس میں پیچھے رہتے ہیں اور ان بچوں کو اظہارِ خیال میں بھی دقت ہوتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

• صبح کے وقت اگر آسمان کا رنگ خاکستری ہو تو یہ دن عمدہ ہوگا۔

• دھیما سویرا اچھے موسم کی پیشگوئی کرتا ہے۔

• ہلکے اور لطیف نظر آنیوالے بادل ایک اچھے موسم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

• کم چمکدار نیلا آسمان اچھے اور خوشگوار موسم کی پیشگوئی کرتا ہے۔

• شبنم اور دھند عمدہ موسم کی نشانی ہے

• سیاہی مائل سرخ آسمان کا مطلب بھی بارش کی آمد ہوگی۔

• چمکدار پیلے آسمان کا مطلب موسم نم آلود ہوگا۔

• چھوٹے سیاہی مائل بادل بارش کا پیام ہوتے ہیں۔

• صبح کو سرخ آسمان کا مطلب خراب موسم ہوگا اگر ہوا تیز چلے تو بارش کا امکان بھی ہوگا

• گہرے سویرے کا مطلب ہوا چلنا ہوگا

• تیز کٹاؤ والے اور تیل کی طرح نظر آنے والے بادلوں کا مطلب آندھی چلنا ہوگا۔

• سیاہی مائل چمکدار نیلا آسمان تیز ہواؤں کا پیغام ہوتا ہے۔

• بھڑکیلے رنگ تیز اور واضح کناروں والے بادلوں کا مطلب بارش کی آمد ہوتا ہے اور غالباً تیز ہوا بھی آئے گی۔

• اگر اچھے موسم کے بعد آسمان پر سفید بادلوں کی ہلکی ہلکی دھاریاں یا گہرے بادلوں کے ٹکڑے جگہ جگہ بکھرے نظر آئیں اور ان بادلوں پر گہرے رنگ والے گھٹا ٹوپ قسم کے بادل اڑتے ہوئے بھی نظر آئیں تو یہ بات موسم میں تبدیلی آنے کی واضح علامت ہے۔

• بلند اور زیادہ فاصلے پر نم آلود تیز چلتے ہوئے بادلوں کا مطلب موسم میں آہستہ آہستہ تبدیلی ہوگی

• خاص بلندی پر گہرے رنگ کے نم آلود بادل طوفان اور بارش کی پیشن گوئی کرتے ہیں اگر یہ بادل واضح ہونے کے بعد منتشر ہو کر غائب ہونے لگیں تو سمجھیں کہ موسم بہتر ہو جائے گا۔

• افق کے قریب فضا میں واضح چمک اور ہوا کی آوازوں کی غیر معمولی تیزی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بارش آرہی ہے۔

• اگر لطیف بادل کثیف بادلوں پر آسمان پر دوڑتے ہوئے گزر رہے ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ طوفان اور بارش آئے گی۔

• جب ستارے معمول سے زیادہ چمک رہے ہوں اور چاند کے گرد ہالہ ہو اور قوسِ قزح کا بھی شائبہ ہو تو تیز ہوا کا امکان ہوگا اور غالباً بارش بھی ہوگی۔

اگر آپ واقعی اپنے احباب یا مہمانوں کو اور ہمسایوں کو اپنے موسمیاتی مشاہدات سے حیران کرتا

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امام جماعت کی تحریکات کی برکت اور قبولیت دعا کا ایک عجیب نشان

مکرم منیر احمد طاہر - راولپنڈی

نومبر ۱۹۶۶ء میں خاکسار کی شادی ہوئی میں دسمبر ۱۹۶۶ء میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہوا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے وقفِ جدید بچگان کے چندہ کی تحریک کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے کچھ عرصہ قبل وقف جدید بچگان کی تحریک کی تھی۔ تحریک کے بعد ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا۔ کہ میری فی الحال اولاد کوئی نہیں ہے۔ لیکن میں امید سے ہوں اور میں اس ہونیوالے بچے کی طرف سے اس فنڈ میں چندہ ادا کیا کروں گی"

یہ واقعہ میں نے سنا تو دل میں خیال کیا کہ ابھی تو میرا کوئی بچہ نہیں لیکن میں بھی آٹھ آنہ ماہوار نامعلوم بچے کی طرف سے دیا کرونگا ابھی میں نے نیت ہی کی تھی اور ادائیگی نہیں کی تھی کہ اسی دن یعنی ۲۷ ؍ دسمبر ۱۹۶۶ء کو میں نے خواب دیکھا کہ مجھے میری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے تو کہا تھا کہ لڑکی ہوگی لیکن لڑکا ہوا ہے۔ یہ خواب میں نے حضور کی خدمت میں لکھ کر درخواست دعا کی۔ اور ساتھ ہی باقاعدگی سے آٹھ آنہ ماہوار چندہ وقف جدید ادا کرتا رہا۔ حضور نے دعا کی اور خاکسار کو تحریر فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ لڑکا دے۔ اب دیکھیئے خدا کے پیار کا جلوہ۔ بچے کی پیدائش میں ابھی ایک ماہ باقی تھا صبح تہجد کے وقت ایک آواز نے مجھے جگایا اور وہ آواز تھی ڈاکٹر محمود احمد۔ بہر حال میں خواب بھول گیا۔ ۲۹ ؍ ستمبر ۱۹۶۷ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام خاکسار نے نوید احمد رکھدیا اور یہ نام دو تین ماہ چلتا رہا اس کے بعد بچے کے نانا (باقی صہ ۳۹ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

• اجتماعات

اورنگی ٹاؤن کراچی ۲۰ ستمبر ۱۹۸۵ء
میرپور آزاد کشمیر ۴ اکتوبر ۱۹۸۵ء
میرا بھرکا " ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء
چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ یکم نومبر ۱۹۸۵ء
پنڈ دادنخان ۱۴ نومبر ۱۹۸۵ء
لانڈھی کورنگی کراچی یکم، ۲ اگست ۱۹۸۵ء

• اجتماعات ممالک بیرون

مغربی جرمنی ۔ ۳، ۴ اگست ۱۹۸۵ء کو اجتماع منعقد ہوا جسمیں ۲۵ مجالس کے ۵۸۰ خدام نے شرکت کی ۸ خدام سائیکلوں پر آئے۔

سیرالیون ۔ ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا ۔ ۱۸۰ خدام شریک ہوئے

• تربیتی کلاسز

راولپنڈی شہر ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء
دارالذکر فیصل آباد ۲۶ نومبر ۱۹۸۵ء

• جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لانڈھی کورنگی کراچی ۲۷ نومبر ۱۹۸۵ء
غازی آباد لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء
قیادت مغلپورہ لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۸۵ء

• اشاعت

مجلس ربوہ کی طرف سے سالانہ رپورٹ شعبہ اشاعت ۸۴، ۸۵ء موصول ہوئی ہے۔ اس میں سے چند خاص امور:۔

- ماہنامہ خالد کے ۱۵ نئے خریدار بنائے گئے
- مستقل خریداروں کے علاوہ ۴۸۰۰ رسائل فروخت کئے گئے
- ۱۶۰۰ روپے کی اطفال کی کتب اطفال کو فروخت کی گئیں ۔ پریس سے رابطہ رکھا گیا
- ۳۰۰۰ روپے کے اشتہارات خالد کے لئے حاصل کئے گئے۔

• خدمت خلق

مجلس لانڈھی کورنگی کراچی نے ۲۰ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء ہفتۂ خدمت خلق منایا۔

قیادت اسلامیہ پارک لاہور نے ایک بیمار خادم کے علاج کے سلسلہ میں خاص طور پر تعاون کیا۔

• وقار عمل

لانڈھی کورنگی کراچی ۲۵ دسمبر ۱۹۸۵ء
کرونڈی ضلع خیرپور ۱۷ جنوری ۱۹۸۶ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

● دارالرحمت وسطی ربوہ کی تفصیلی کارگزاری مئی تا اکتوبر ۱۹۸۵ء کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ چند اہم نکات یہ ہیں

۹ر جون ۱۹۸۵ء کو دفتر کا افتتاح ہوا النصرت لائبریری قائم کی گئی۔ ۴۵ خدام کی بلڈ گروپنگ کروائی گئی۔

۱۵ خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ آل ربوہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ منعقد کروایا گیا سالانہ کارکردگی کی بناء پر مجلس ہذا ربوہ کی تمام مجالس میں دوم قرار پائی ہے۔

● مجلس ربوہ (نومبر، دسمبر ۱۹۸۵ء)

۲۸ مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ ۲۲ تا ۲۹ نومبر آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ مجلس ناصر ہوسٹل کے تحت ڈبل وکٹ کرکٹ ٹورنامنٹ اور علوم عربی کے زیر اہتمام آل ربوہ سمیش بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا ۱۸ دوستانہ میچ ربوہ سے باہر کی ٹیموں سے کھیلے گئے ۱۱ پکنک منائی گئیں اور ۱۹ حلقوں میں سائیکل ریس ہوئی۔ ۹۱۱۱ روپے کی مالی مدد کی گئی۔ ۵۴۸ گرم کپڑے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ ۴۸ بوتل خون کا عطیہ مریضوں کو دیا گیا۔ اقامۃ الصلوٰۃ کے سلسلہ میں تمام حلقہ جات کی عاملہ سے نمائندگانِ مقامی نے میٹنگ کی۔ حلقہ جات نے ماہ نومبر میں ۷۰ (ستر) اور دسمبر میں ۵۴ وقار عمل کئے۔ ماہ نومبر اور دسمبر میں ۲۸ دفتر اوّل کے کھاتے جاری کروائے گئے۔ یکم اور دو دسمبر کو ممبرانِ عاملہ

حلقہ جات کا ریفریشر کورس کروایا گیا۔ جس میں مہتممین کرام اور ناظمین نے شعبہ وار ہدایات دیں اوسط حاضری ۶۲۵ رہی۔

سالانہ مقابلہ

حُسنِ کارکردگی

مجالس خدام الاحمدیہ

سال ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران حسنِ کارکردگی کی بناء پر مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مقامی کے مقابلہ میں

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اوّل قرار پائی اور خلافت جوبلی علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔

نیز مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد۔ دوم
مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور۔ سوم
مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔ چہارم
اور مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ چانن خان جوئیہ ضلع خوشاب۔ پنجم
قرار پائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کے لیے مبارک فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

• **ملتان چھاؤنی**

۲۲، ۲۳ اگست ۔ دو روزہ تربیتی کلاس ہوئی ۔ ۳۷ خدام کی شرکت ۔ ۱۰، ۱۱ ستمبر ضلعی تربیتی کلاس میں ۲۳ خدام کی نمائندگی ۔ ۲۵ ستمبر ۲۰ خدام کا ۵۰ کلومیٹر سائیکل سفر ۔ مجلس مذاکرہ کا انعقاد

• **جھنگڑ حاکم والا**

اکتوبر ۱۹۸۵ء کی کارگزاری

اجلاس عام ۲ مرتبہ

وقارِ عمل ۲ مرتبہ

۵ مریضوں کا علاج مفت ۔ غیر از جماعت احباب سے رابطہ رکھا گیا ۔

فوٹوگرافی کے شائقین توجہ فرمائیں

ایسے احمدی دوست جو شوقیہ یا بطور پیشہ فوٹوگرافی یا ویڈیوگرافی کرتے ہوں یا سلائیڈز تیار کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں ۔ وہ اپنے کوائف اور مکمل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں ۔ اس امر کی بھی اطلاع دیویں کہ کیا آپ کا اپنا سٹوڈیو ہے یا کسی کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(محمود احمد
صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا نتیجہ

۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء میں مقابلہ مضمون نویسی بعنوان " اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا " کا نتیجہ درج ذیل ہے ۔

اوّل	مقصود احمد طاہر	دارالبرکات ربوہ
دوم	جمیل احمد	دارالذکر فیصل آباد
سوم	کرامت حسین مختار	اورنگی ٹاؤن کراچی

سالِ نو کا عنوان

امسال ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء میں مضمون نویسی کے لیے مضمون کا عنوان " تحصیلِ علم اور ہمارا فرض " مقرر ہے ۔

یہ مضمون دو ہزار سے تین ہزار الفاظ تک مشتمل ہونا چاہیئے ۔ مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ــــ ۳۱ جولائی ۱۹۸۶ء ہے

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah
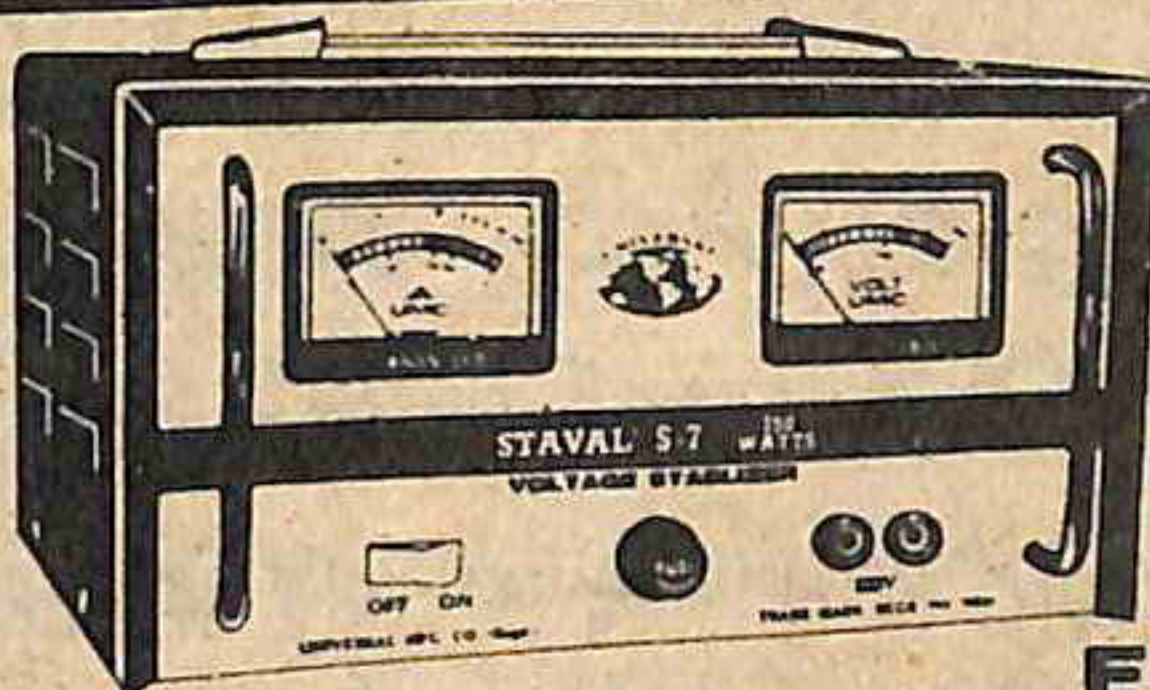
بقیہ : خلاصہ خطبات جمعہ صٰ سے آگے

ایسے معجزے یقیناً تقویتِ ایمان اور طمانیت قلب کا موجب ہوں گے مگر آپکو ان کا مستقل فائدہ کیا ہوگا پس اللہ سے اس جلوے کی تمنا کریں جو ہر روز آپکی زندگیوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ جماعت کے موجودہ حالات اس ضمن میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں

پس اس دکھوں کے زمانے سے ایسا خزانہ حاصل کریں جو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہوگا جو آپ کی زندگیاں بھی بنا جائے گا اور آپکی نسلوں کی زندگیاں بھی بنا جائے گا۔ دنیا میں بھی آپکو سعادتیں نصیب فرمائے گا اور آخرت میں بھی آپکو سعادتیں نصیب کریگا۔

آخر پہ حضور نے دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر انفرادی طور پر بھی اور بحیثیت جماعت کے بھی مقتدر اور ذوالاقتدار خدا کے طور پر ظاہر ہو اور اسکی رحمت اور محبت کے جلوے ہم روز اپنے گھروں میں دیکھیں۔

بقیہ : ماہر موسمیات بانی صٰ۳۲ سے آگے

چاہتے ہوں تو درجہ دار ایام" کو زیر بحث لائیں۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ جس قدر درجہ حرارت کم ہوگا اسی قدر آپ کو حرارت کی ضرورت ہوگی۔ موسمی پیشگوئی کرنے والا تمام دن کے درجہ حرارت کی اوسط نکال کر اسے ۶۵ سے تفریق کرتا ہے اور نتیجۃً جو اسے عدد حاصل ہو وہ اسے ییکر ریڈیو پر چلا آتا ہے۔ اگر اوسط درجہ حرارت ۴۵ ہو تو وہ آپ کو بتائے گا کہ آج کا دن "بیس" درجے کا دن تھا۔ موسمی حالات بتانے والا شخص پورے سیزن میں اپنے میزان کو بڑھاتا رہتا ہے اور آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس درجے میں کیا تغیر رونما ہو سکتا ہے جہاں آپ رہتے ہیں۔

(بشکریہ نوائے وقت میگزین)

★

بقیہ : قبولیت دعا کا ایک عجیب نشان
(صٰ۳۳ سے آگے)

مکرم ملک نصراللہ خان صاحب نے لاہور سے مجھے لکھا کہ آپ نے بچے کا نام خود کیوں تجویز کیا ہے آپ حضور کو لکھیں چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور نے بچے کا نام محمود احمد طارق تجویز فرمایا۔ اس پر خاکسار کو اپنی خواب یاد آئی کہ وہی کڑی ہے۔ حضور کی تحریک وقف جدید اور حضور کی دعا کہ اللہ تعالیٰ لڑکا دے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز ڈاکٹر محمود احمد۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا نتیجہ اور ان کی طرف سے جاری کردہ تحریکات کی برکت کا پھل ہے۔

حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آخری صفحہ

۱۹۲۷ء میں قدرتِ ثانیہ کے خلاف اٹھنے والے مصری فتنہ[1] میں فخرالدین ملتانی پیش پیش تھا۔ اس نے اپنی زبان اور قلم سے حضرت مصلح موعود اور آپ کے اہل وعیال کے خلاف انتہائی سبّ وشتم اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ اس کی اشتعال انگیزی انتہاء تک پہنچ گئی تھی۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور حضور کے خاندان خصوصاً حضرت مصلح موعود سے اس کا عناد اور دشمنی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ لیکن فخرالدین ملتانی کی موت کے بعد اس کی بیوی نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مالی تنگی اور سامان خورد و نوش سے تہی دستی کا ذکر کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ فخرالدین ملتانی اور اس کے شرپسند ساتھیوں سے حضور کو سخت اذیت پہنچ چکی تھی اور اسکا اٹھایا ہوا فتنہ جاری تھا مگر اسکی بیوی اور بچوں کی زبوں حالی سے مطلع ہو کر حضرت مصلح موعود کے دل میں رأفت اور ہمدردی کا چشمہ موجزن ہوا۔ اور آپ نے ان کے لیے سامان خورد و نوش اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کیلئے وظیفہ کا انتظام فرما دیا۔ جبکہ فخرالدین کے نام نہاد دوست ایک پائی کی مدد کرنے کو بھی تیار نہ تھے۔

حضور نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ آپ سوائے اپنے رشتہ داروں یا واقفین زندگی کے دوسرے احباب جماعت کے نکاحوں کا اعلان کرنے کیلئے فرصت نہ نکال سکیں گے مگر جب فخرالدین ملتانی کے لڑکے نے کہا کہ اسکی ہمشیرہ کا نکاح اگر حضور خود پڑھانا منظور فرمائیں تو اس کا رشتہ احمدیوں میں ہو سکتا ہے ورنہ کوئی احمدی اس کا رشتہ قبول کرنے کیلئے تیار نہ ہوگا۔ تو آپ نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے فخرالدین کی لڑکی کے نکاح کا اعلان خود فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ آپکی ہمدردی اور احسان کا جذبہ بے کراں ہے۔ اور آپ کا وجود دوستوں اور دشمنوں سب کیلئے یکساں سایۂ رحمت ہے۔

[1] اس فتنہ کی تفصیل تاریخ احمدیت کی جلد ۸ میں درج ہے۔

Monthly **KHALID** RABWAH

Regd. No. L5830 EDITOR ABDUL SAMEE KHAN FEBRUARY 1986

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "خالد" حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نمبر

دسمبر ۸۵ء جنوری ۸۶ء

خداتعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد (دسمبر ۸۵ء جنوری ۸۶ء) کا حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نمبر ماہِ جنوری ۸۶ء میں شائع ہو چکا ہے اور خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اضلاع کے ذریعہ بھجوایا جا چکا ہے۔ نیز ایسے خریداران جن کا چندہ خریداری ختم ہے ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔

مینجر ماہنامہ خالد ربوہ

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

جدید، خوبصورت اور معیاری سونے چاندی کے زیورات کے لئے آپ اپنی دکان پر تشریف لائیں

طاہر جیولرز

۱۹-شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون نمبر ۴۱۲۴۷۱